سیریل نمبر۔ 02

عدالت عالیہ جموں و کشمیر اور لداخ

جموں

اڈبلیوپی نمبر 2008/983

میسرز سفنو فیا انڈیا لمیٹڈ۔ ۔۔۔۔سائلان

بذریعے :-جناب راہول پنت، سینئر ایڈوکیٹ بشمول
میسرز راحیل راجه اور ارجن مهاجن، وکلاء

بنام

انجو آنند ودیگر ۔۔۔۔مدعا علیہان

بذریعے :- مسٹر عسیم ساهنی، ایڈ وکیٹ بشمول
محترمه/سرفراز احمد اور کارتک اپادهیا،
وکلاء

رُوبرو: عزت مآب مسٹر جسٹس اتل شریدهران، جج
عزت مآب مسٹر جسٹس جاوید اقبال وانی، جج

حکم نامہ

15.06.2023

1۔ موجودہ پٹیشن درخواست کنندہ کی طرف سے دائر کی گئی ہے، جو جموں میں ریاستی صارفین تحفظ کمیشن (مختصرً ریاستی کمیشن) کے ذریعے صادر کیے گئے اعتراض شدہ حکم نامے سے نالاں ہے، درخواست نمبر ایم۔111 سال 2008 محررہ 11.03.2008۔مذکورہ اپیل شکایت کنندہ/مدعاعلیہ نمبر 1 نے یہاں مدعی کے خلاف کی تھی، جو قابل ڈویژنل صارفین فورم، جموں کے ذریعے صادر کردہ حکم نامہ بتاریخ 27-08-2004 سے نالاں تھا،جس نے یہاں مدعاعلیہ نمبر 1 کی شکایت قبول کی تھی اور 1500 /- روپے کا معاوضہ دیا تھا،جس سے نالاں ہوکر معاوضے میں اضافے کے لیے اپیل دائر کی گئی تھی۔

2۔ مختصر حقائق حسب ذیل ہیں :-

مدعا علیہ نمبر 1 نے مدعی کے ذریعہ تیار کردہ اور مارکیٹنگ کی گئی الیگرا کی ایک پٹی خریدی تھی جو ایک anti-allergic دوائی ہے۔ پیکٹ میں دوا کی چھ خوراکیں ہونی تھیں جبکہ اس میں صرف تین تھیں۔اس سے آزردہ ہوکر، اُس نے فارماسسٹ سے رابطہ کیا جہاں سے اُس نے دوا خریدی تھی، لیکن فارماسسٹ نے نہ تو تعاون کیا اور نا ہی الیگرا کی پٹی کو بدلا، آزردہ ہوکر، اُس نے قابل ڈویژنل صارفین فورم، جموں کے سامنے شکایت درج کی، جس نے 1500 روپے کے معاوضہ کا فیصلہ سُنایا۔

ریاستی کمیشن نے اپیل کی اجازت دی اور معاوضے کو بڑھا کر 50000 روپے کر دیا، لیکن ساتھ ہی کچھ مشاہدات بھی کیے، جو مدعی کے قابل وکیل کے مطابق، ٹرائل کورٹ کے ریکارڈ پر نہیں تھے اور یہ ڈویژنل فورم کے سامنے مدعا علیہ کا معاملہ نہیں تھا۔ یہ مشاہدات اعتراض شدہ فیصلے کے پیراگراف نمبر 4 اور 6 میں ہیں۔قابل اسٹیٹ کمیشن نے خود مشاہدہ کیا تھا کہ دوائیں جعلی تھیں اور اس نے منشیات کے معیار اور مقدار کے حوالے سے بھی تنقیدی تبصرے کیے تھے، اور مدعی اور ڈرگ کنٹرولر کے درمیان مبینہ ملی بھگت کا الزام بھی لگایا تھا، جو مدعی کے قابل وکیل کے مطابق ریکارڈ سے ثابت نہیں ہوا تھا۔

3۔ مدعا علیہ نمبر 1 کے وکیل نے اس عدالت کی طرف سے پوچھے گئے ایک سوال، اگر مدعا علیہ 50,000 روپے کی اضافہ شدہ معاوضے کی رقم سے مطمئن تھا تو کیا اسے اعتراض شدہ حکم نامہ کے پیرا گراف نمبر 4 اور 6 میں تنقیدی تبصرے کو مٹانے پر کوئی اعتراض تھا، جواب میں اُس نے کہا ہے کہ مدعا علیہ نمبر 1 کو اس عدالت کی طرف سے مذکورہ تبصرے کو خارج کرنے پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا جب تک کہ معاوضے کی اضافہ شدہ رقم کو برقرار رکھ دیا جاتا ہے۔ یہاں یہ ذکر کرنا بھی مناسب ہے کہ معاوضے کی رقم اس عرضی کو دائر کرنے کے بعد ہی عدالت میں جمع کی گئی ہے۔

4۔ ان حالات میں، یہ عدالت متعلقہ فریقین کے وکیل کی طرف سے پیش کردہ پیشکش کے پیش نظر کیس کے میرٹ پر مزید غور کرنا ضروری نہیں سمجھتی ہے۔ 50,000 روپے کے اضافہ شدہ معاوضے کو برقرار رکھتے ہوئے مزید 20,000 روپے قانونی چارہ جوئی کے اخراجات کے طور پر مدعا علیہ نمبر 1 کو اپیل کی پیروی کرنے اور اس عدالت کے سامنے اس کا دفاع کرنے کیلئے عائد کئے جاتے ہیں۔

5۔ ایسے حالات میں، اعتراض شدہ حکم نامہ کے پیرا گراف نمبر 4 اور 6 کے مشاہدات، جو جلی الفاظ میں لکھیں ہیں، اعتراض شدہ حکم نامہ سے خارج کیے جائیں گے۔ اس عدالت کے سامنے جمع کی گئی رقم اس پر جمع ہونے والے سود کے ساتھ مدعا علیہ نمبر 1 کے حق میں واگذار کی جائے گی۔ قانونی چارہ جوئی کے اخراجات کے لیے عائد کردہ 20,000 روپے آج سے دو ہفتوں کی مدت کے اندر مدعا علیہ نمبر 1 کو مدعی کے ذریعے ادا کیے جائیں گے۔

6. اس طرح سے اس عرضی کو نمٹایا جاتا ہے۔

〈جاوید اقبال وانی〉

جج

〈اتل شریدھرن〉

جج

جموں:

15.06.2023